© rasailojaraid.com

تدوین نصاب

وفاق المدارس العربیہ وقتاً فوقتاً نصاب تعلیم میں ترمیم واضافہ کا جائزہ لیتا رہتا ہے، آج سے تقریباً چالیس سال سے قبل اکابر علماء نے نصاب تعلیم کی تدوین وترتیب پر مشاورت کی تھی، وفاق کے ریکارڈ میں محفوظ یہ بحث نذر قارئین ہے۔ (ادارہ)

پس منظر!

وفاق کے وجود میں آنے سے تقریباً نصف صدی پہلے سے مدارس عربیہ میں مروّج نصاب درسِ نظامی میں ''ترمیم واضافہ'' کی ضرورت شدت کے ساتھ محسوس کی جارہی تھی لیکن مدارسِ عربیہ اور مکاتبِ دینیہ کی پوری تاریخ میں کبھی کوئی ایسا رشتہ ارتباط واتحاد باہمی قائم نہیں ہوا اور کوئی ایسی اجتماعی تنظیم ہوئی ہی نہیں جس کے تحت اربابِ مدارسِ عربیہ ومکاتیب دینیہ سر جوڑ کر بیٹھتے اور عصری تقاضوں اور دینی ضرورتوں کے مطابق مروجہ نصاب تعلیم میں ضروری ترمیم واضافہ کر کے کوئی معتدل اور مکمل نصاب تعلیم تجویز کرتے اور تمام مدارسِ عربیہ ومکاتبِ دینیہ میں اس کو رائج کرتے اس لیے ہر مدرسہ نے ضرورتِ زمانہ سے مجبور ہو کر جو چاہی ترمیم کرلی۔

دارالعلوم دیوبند اور دوسرے درجہ میں مظاہر العلوم سہارنپور غیر منقسم ہندوستان کی وہ مثالی درسگاہیں تھیں جن کی عظمت و قدامت کی بنا پر بیشتر مدارس عربیہ نصاب تعلیم اور نظام تعلیم میں ان کے نصاب ونظام کو اسوۂ حسنہ سمجھ کر از خود ان کی تقلید و پیروی کرتے تھے ان کے کارکنان نے بھی کبھی یہ ضرورت محسوس نہ کی کہ ملک کے کہنہ مشق آزمودہ کار علماء دین اور ماہرین تعلیم کو جمع کر کے ملک کے مدارس عربیہ کے لیے وقت کے دینی تقاضوں اور ضرورتوں کے مطابق کوئی معتدل اور مکمل نصابِ تعلیم مرتب کریں۔ غرض کسی متفقہ غور وفکر اور ضابطہ واصول کے بغیر مدارس عربیہ وقتاً فوقتاً نصاب درسِ نظامی قدیم میں کتر بیونت اور تنقیص وترمیم کرتے رہے۔

چنانچہ درس نظامی قدیم کے بعض علوم وفنون تو مرورایام سے بالکل ہی مندرس اور بالکلیہ متروک ہوگئے تھے مثلاً شرح مطالع، شرح مواقف، شرح اشارات، خود بخود درسِ نظامی سے خارج ہوگئیں۔ جو مدارس علوم عقلیہ کے لیے خاص طور پر ممتاز تھے اور ہیں اُن میں تو اگرچہ اب بھی حمداللہ، قاضی، صدرا، شمس بازغہ، میر زاہد، امور عامہ، عبدالحکیم شرح چغمینی، بست باب، اقلیدس مقالہ اولی وغیرہ علوم عقلیہ کی کتابیں پڑھائی جارہی ہیں، مگر یہ مدارس اتنے کم ہیں کہ انگلیوں پر گنے جاسکتے ہیں اور ان میں بھی یہ کتابیں اختیاری ہیں طالب علم ان کے پڑھنے پر مجبور نہیں۔ ان معدودہ چند کے علاوہ بقیہ مدارس میں تو منطق میں آخری کتاب سلم، فلسفہ میں ملیبذی (اختیاری)، عقائد وکلام میں شرح عقائد، اصول فقہ میں نورالانوار اور ادب نثر میں نفحۃ العرب، مقامات (درس مقامے) نظم میں کچھ حصہ متنبّی کا کچھ حماسہ کا اور ایک آدھ قصیدہ سبعہ معلقہ کا رہ گیا ہے۔ حد تو یہ ہے کہ بعض مثالی درسگاہوں میں بھی دورۂ حدیث کی شرکت اور سندِ فراغ حاصل کرنے کے لیے فقہ میں ہدایہ اولیں (وہ بھی کامل نہیں تا نکاح یا طلاق) اور اصولِ فقہ میں نورالانوار کو کافی سمجھا گیا ہے۔

حالانکہ تنقیص وترمیم سے بدرجہا زاید ان مہمات علوم وفنون کے اضافہ کی ضرورت تھی جن سے مروجہ درس نظامی یکسر خالی تھا مثلاً سیرۃ النبی علیہ الصلوۃ والسلام، سیرت خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تاریخ وجغرافیہ عالم اسلامی قدیم وجدید اسی طرح عربی تحریر وانشا اور تقریر وخطابت کی مشق بطور درس، ترجمۃ القرآن العظیم درساً وغیرہ کہ ان کی ضرورت علماء دین کے لیے اظہر من الشمس ہے۔

اسی طرح مروجہ درس نظامی کی بہت سی علوم وفنون کی ایسی کتابیں جن سے بہتر، نافع اور جامع کتابیں اس زمانہ میں میسر اور دستیاب ہیں ان کو تبدیل کرنا بھی معیار تعلیم کو بہتر اور بلند تر بنانے کے لیے از بس ضروری تھا۔ مگر یہ سب کچھ جب ہی ہو سکتا تھا کہ مدارس عربیہ میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کوئی تنظیم ہوتی اور علوم وفنون اور درس وتدریس کے ماہرین سر جوڑ کر بیٹھتے اور باہمی مشورہ سے اول سے آخر تک نصاب تعلیم کا جائزہ لیتے جن علوم وفنون میں کتابیں کم کرنے کی گنجائش ہوتی ان میں کم کرتے اور ان کی جگہ ضروری علوم وفنون کی کتابیں اضافہ کرتے اور جن کتابوں کا بدلنا مناسب ہوتا ان کو بہتر کتابوں سے تبدیل کرتے اور ایک جامع ومانع اور ضرورت زمانہ کے مطابق کامل واکمل نصاب مدارس عربیہ کے لیے مرتب کرتے تب نصاب تعلیم کے باب میں انتشار وتشتت دور ہوتا اور نصاب کی وحدت کے ساتھ ساتھ طلبہ کی استعدادوں میں بھی یکسانیت پیدا ہوتی اور علوم عربیہ کی تعلیم وتدریس کا ایک معیار قائم ہوتا پھر اس کو بہتر اور بلند تر بنانے کی کوشش کی جاتی۔

ان نامساعدہ حالات میں وفاق نے ''اصلاح وتنظیم مدارس عربیہ'' کا مقدس فریضہ ادا کرنے کا بیڑا اٹھایا، ظاہر ہے کہ ایک ''معتدل اور جامع ومکمل نصاب کی تدوین وترویج قدرتی طور پر وفاق کا پہلا قدم اور اولین مقصد ہونا چاہیے تھا، چنانچہ مساعی وفاق!

(۱) پہلی مجلس شوریٰ وفاق المدارس العربیہ کی نامزد کردہ مجلس عاملہ نے اپنے سب سے پہلے اجلاس منعقدہ ۱۵و۱۶ جمادی الاخری ۷۹ھ مطابق ۱۶ و ۱۷ دسمبر ۱۹۵۹ء میں۔ الف: مذکورہ ذیل اصول ومبادی برائے تدوین نصاب تعلیم وضع کیے:

(۱) انواع نصاب تعلیم: چار قسم کے نصاب مرتب کیے جائیں۔ ❶ مدارس ومکاتب ابتدائیہ کے لیے نصاب تعلیم ❷ مختصر نصاب عربی (کم فرصت والوں کے لیے) ❸ نصاب درس نظامی مدارس عربیہ کے لیے ❹ نصاب تکمیل وتخصیص (مدارس عربیہ کے فارغ التحصیل طلبہ کے لیے)۔ (۲) مدتِ تعلیم: مدارس ابتدائیہ کے لیے ۶ سال۔ مختصر نصاب کے لیے ۳ سال، درسِ نظامی کے لیے ۸ سال۔ درجہ تکمیل کے لیے ۲ سال۔ (۳) درجہ بندی: ہر نصاب کے مضامین اور کتابوں کی درجہ بندی کی جائے۔ (۴) اصول تدوین نصاب: الف: شش سالہ نصاب مدارس ابتدائیہ میں مذکورہ ذیل مضامین رکھے جائیں: کلام اللہ ناظرہ، اردو، فارسی، انگریزی، حساب، تاریخ، جغرافیہ، معلوماتِ عامہ وغیرہ مڈل اسکول تک کے مروجہ مضامین۔ ب: سہ سالہ نصاب: مضامین اختیار رکھے جائیں اور ایک سال میں دو درجے (تاکہ تین سال میں عربی زبان اور علوم دینیہ کی تکمیل ہوسکے)۔ ج: ہشت سالہ نصاب درس نظامی میں مروجہ نصاب کے اندر تین قسم کے تصرف کیے جائیں۔

(۱) اضافہ: (وہ علوم وفنون جن کا مروجہ درس نظامی میں اضافہ کیا جائے) ترجمہ قرآن کریم کامل، تاریخ وجغرافیہ، اخلاق وتصوف، فلسفہ وکلام جدید، ادب عربی، ترجمتین ومشق تحریر عربی، تجوید وقراۃ، طب۔ (۲) ترمیم: (منتقص منہ یعنی مروجہ درسِ نظامی کے وہ علوم وفنون جن کی کتابوں میں کمی کی جائے) منطق، فلسفہ قدیم، ہیئت۔ (۳) تبدیل: (استبدال یعنی وہ علوم وفنون جن کی مروجہ کتابوں کے بجائے انہی علوم وفنون کی ان سے مفید تر کتابیں رکھی جائیں) صرف، نحو، ادب، بلاغت، کلام وغیرہ۔

(تکمیل وتخصص): فارغ التحصیل طلبہ کے لیے مذکورہ ذیل علوم میں سے کسی ایک علوم میں تخصص حاصل کرنے کے لیے دو سالہ نصاب مرتب کیا جائے۔ (۱) علوم القرآن والحدیث، (۲) العلوم العقلیہ (۳) الادب العربی والتاریخ الاسلامی (۴) الفقہ والافتاء والقضاء (۵) الدعوت والارشاد (۶) طریق التعلیم والتدریس۔

ب: مذکورہ ذیل اراکین پر مشتمل ایک ''نصاب بورڈ'' مقرر کیا جو مذکورہ بالا اصول کی روشنی میں ہر چہار قسم کے نصاب کی تدوین کا کام انجام دے۔ (۱) حضرت مولانا شمس الحق افغانی صدر وفاق (۲) حضرت مولانا خیر محمد صاحب نائب صدر وفاق (۳) حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری نائب صدر وفاق (۴) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم وفاق (۵) حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کراچی (رکن عاملہ) (۶) حضرت مولانا مفتی محمد صادق صاحب بہاولپوری (رکن عاملہ)۔

اس نصاب بورڈ کا مرتب کردہ نصاب درس نظامی اور نصاب درجہ تکمیل ۲۰ شعبان ۷۹ھ مطابق ۱۸ فروری ۶۰ھ کو مجلس عاملہ وفاق کے جلسہ میں پیش ہو کر پاس ہوا اور طبع کرا کے آغاز سال ہی میں مدارس ملحقہ فوقانیہ ووسطانیہ کو بھیج دیا گیا۔

(۲) مدارس ملحقہ کی جانب سے اس نصاب پر مختلف اوقات میں مذکورہ ذیل اشکالات واعتراضات پیش کیے گئے۔

© rasailojaraid.com

(۱) کتب جدیدہ مثلاً تسہیل الوصول الی علم الاصول، الاختیار، الدروس النحویہ، مواقف کامل وغیرہ نایاب ہیں۔ (۲) بعض ایسی کتابوں کو نصاب سے خارج کردیا گیا ہے جن سے اساتذہ وطلبہ اس قدر مانوس اور عادی ہوچکے ہیں کہ اگر ان کو نہ پڑھا تو سمجھتے ہیں کچھ پڑھا ہی نہیں مثلاً کافیہ اور شرح جامی کامل نحو میں، مراح، زرادی وغیرہ صرف ہیں، توضیح تلویح، مسلم الثبوت اصول فقہ ہیں، حمد اللہ قاضی، زواہد ثلاثہ، خیالی وغیرہ منطق وکلام میں، صدرا الشمس بازغہ فلسفہ میں، علی ہذا القیاس۔ (۳) اس کے برعکس بعض مدارس کا اعتراض یہ ہے کہ سیرت، تاریخ اسلام، جغرافیہ عالم اسلامی نیز دیگر علوم عصریہ جن کی ضرورت واہمیت قطعاً مسلم ہے اور اصول موضوعہ نصاب میں جن کا اضافہ تجویز کیا گیا تھا ان سے یہ نصاب یکسر خالی ہے، کم از کم سیرت اور تاریخ اسلام نیز دول وممالک اسلامیہ حاضرہ کے متعلق تاریخی معلومات اور جغرافیہ عالم اسلام قدیم وجدید کا اضافہ از بس ضروری ہے۔ (۴) یہ نصاب جیسا کچھ بھی ہے ناقابلِ عمل ہے اس لیے کہ اس کو سال کی سہ ماہیوں اور مہینوں پر تقسیم نہیں کیا گیا مقدار خواندگی نہیں مقرر کی گئی کہ مدرسین کو اس کا پابند بنایا جاسکے بلکہ کیف ما اتفق مختلف علوم وفنون کی کتابیں آٹھ سالوں اور یومیہ گھنٹوں میں رکھ دی گئی ہیں۔ (۵) بعض کتب میں یا کے ذریعہ متبادل کتاب کا اختیار دیدینا وحدت نصاب کے منافی ہے۔ (۵) اگرچہ صراحتاً کسی مدرسہ کے مہتمم یا ناظم نے زبان یا قلم سے اظہار نہیں کیا مگر سب کے تحت الشعور میں یہ اشکال بھی کارفرما ہے کہ مثلاً کافیہ شرح جامی کے مدرسہ میں موجود ہوتے الدروس النحویہ اور شرح ابن عقیل کو اور شرح وقایہ کے ہوتے الاختیار کو اور نور الانوار حسامی اور توضیح کے ہوتے تسہیل کو خرید کر بلاوجہ مدرسہ کو کیوں زیر بار کیا جائے اور اُن مُخرج کتابوں کو کس طرح ''دریابرد'' کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ الدروس النحویہ اور التسہیل تین سال ہوئے طبع ہوچکیں اور معمولی قیمت پر دستیاب ہیں مگر مدراس ملحقہ عموماً نہیں خرید رہے ہے، ان حالات میں کوئی طابع وناشر وفاق کی مجوزہ کتابوں کی طباعت واشاعت کی کیسے جرأت کرسکتا ہے۔

(۳) مجلس شوریٰ وفاق نے اپنے دوسرے سالانہ اجلاس منعقدہ ۲۰ جمادی الاولیٰ ۸۰ھ مطابق ۱۲۳ اکتوبر ۱۹۶۰ء میں ان اشکالات و اعتراضات کے پیشِ نظر۔ الف: جدید کتب کے میسر آنے تک قدیم کتب کی تدریس جاری رکھنے کی اجازت دیدی۔ ب: ان مشکلات کے تدارک اور نصاب مجوزہ میں ضروری اور مناسب ترمیم کرنے کی غرض سے مذکورہ ذیل اراکین پر مشتمل ایک نصاب کمیٹی بنادی۔

(۱) حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی (۲) حضرت مولانا خیر محمد صاحب (۳) حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری (۴) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب (۵) حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کراچی (۶) حضرت مولانا عبدالحق صاحب، اکوڑہ (۷) حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔

ح: ناظم وفاق نے معترضین کی بصیرت کی غرض سے دار العلوم دیوبند کا موجودہ نقشہ اسباق ونصاب ہشت سالہ اور وفاق کا مجوزہ نصاب ہشت سالہ ایک ورق پر چھاپ کر موازنہ کی دعوت دی اور مکمل جائزہ لینے کے بعد نصاب کمیٹی کو مفید مشورے دینے کی درخواست کی۔

(۴) ۱۳۸۰ھ و ۱۳۸۱ھ میں حکومت کے محکمہ اوقاف کا تجویز کردہ نصاب برائے مدارس عربیہ جس میں درس نظامی قدیم کے ساتھ علوم عصریہ (حساب، تاریخ، جغرافیہ، معلوماتِ عامہ، ابتدائی سائنس وغیرہ ثانوی اسکولوں کے مضامین) کو مدغم اور مخلوط کیا گیا تھا، منظر عام پر آیا اور وفاق کو اس کے قبول کرنے کی دعوت دی گئی۔ وفاق نے اس مخلوط نصاب تعلیم اور مالی امداد کے قبول کرنے سے انکار کردیا۔ وفاق کی مذکورہ بالا نصاب کمیٹی اس سرکاری نصاب کے معاملہ میں الجھی رہی اور اسے مجوزہ نصاب پر اور اس کی مشکلات کے رفع کرنے کی تدابیر پر غور کرنے کے لیے کافی فرصت اور یکسوئی میسر نہ آئی اس لیے نہ ضروری اور مناسب ترمیم نصابِ مجوزہ میں ہوسکی نہ اشکالات کا ازالہ۔

(۵) گذشتہ سال بھی مجلسِ شوریٰ کے چوتھے سالانہ اجلاس منعقدہ ۲۵ شعبان ۸۲ھ مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۶۳ء ملتان میں جدید

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انتخابات عہدہ داران سے فارغ ہونے کے بعد مجوزہ نصابِ تعلیم پر کافی گرماگرم بحث ہوئی اور آخر میں "جامع و مکمل نصاب تعلیم کی" از سرِ نو تدوین اور اس کو موثر و مقبول بنانے کی تدابیر تجویز کرنے کا کام نصاب کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا۔

جدید صدر وفاق حضرت مولانا خیر محمد صاحب نے ازراہ پیش بینی و احتیاط نیز شوریٰ کا مکمل اعتماد حاصل کرنے کی غرض سے تمام حاضر اراکین شوریٰ سے عہد لیا کہ وہ ماہرین کے مشورہ سے جو بھی نصابِ تعلیم تجویز فرمادیں گے ارباب مدارس ملحقہ بے چوں و چرا اس کو قبول کریں گے چنانچہ تمام مہتممان و نمائندگان مدارسِ ملحقہ نے اس کا عہد کیا اور صدر محترم کو اس کا یقین دلا دیا۔ جدید مجلس عاملہ اپنے اجلاس منعقدہ ۶ ذی قعدہ ۸۲ھ مطابق یکم اپریل ۱۹۶۳ء ملتان میں نصاب کے لاینحل مسئلہ پر کافی غور و خوض کے بعد اس نتیجہ پر پہنچی کہ چار سال گذر جانے کے باوجود اس مسئلہ کے حل نہ ہو سکنے کا سبب یہ ہے کہ یہ کام جس طویل فرصت اور جس قدر کوشش و کاوش کا محتاج ہے اتنا طویل وقت اور محنت و کاوش اس پر صرف نہیں کی گئی اس لیے اُس نے ایک جدید نصاب کمیٹی جس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں وفاق کے حلقہ سے باہر کے ماہرین تعلیم کو بھی شامل کیا گیا ہے، مقرر کی اور مذکورہ ذیل قرارداد پاس کی۔

دفعہ ۲۔ الف: باتفاق رائے مذکورہ ذیل ارکان منتخب ہوئے۔ (۱) حضرت مولانا خیر محمد صاحب صدر وفاق (۲) حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری نائب صدر (۳) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم اعلیٰ (۴) حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کراچی رکن عاملہ (۵) حضرت مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ رکن عاملہ (۶) حضرت مولانا عبدالخالق صاحب۔ رکن عاملہ (۷) حضرت مولانا عبدالحق صاحب نافع زیارت کاکا (۸) حضرت مولانا ابو سعید غلام مصطفیٰ سندھ۔

ب: نیز طے پایا کہ اس کمیٹی کے اجلاس کے داعی (کنونیر) جناب صدر ہوں گے اور تعطیلات عید الاضحیٰ میں ۱۳ ذی الحجہ ۸۲ھ مطابق ۸ مئی ۱۹۶۳ء سے مسلسل ایک ہفتہ روزانہ ملتان میں اس کمیٹی کے اجلاس ہوں گے اور مدارس عربیہ ملحقہ وفاق کے لیے یہ حضرات جامع و مکمل نصاب مرتب کریں گے اور اس مجوزہ نصاب کو وہ پاک و ہند کے آزمودہ کار اور ذی رائے علما کے پاس بغرض استصواب رائے بھیجا جائے گا اور مقررہ مدت کے بعد اس کمیٹی کا آخری سہ روزہ اجلاس پھر ملتان میں منعقد ہوگا اور آمدہ آرا و ترمیمات پر غور کرنے کے بعد نصاب تعلیم مدارس ملحقہ وفاق کا اعلان کر دیا جائے گا۔

نصاب کمیٹی کا یہ مجوزہ اجلاس متعدد اراکین کے سفرحج پر تشریف لے جانے کی وجہ سے ملتوی کرنا پڑا ان حضرات کی واپسی تک ملتان کا موسم روایتی طور پر گرم ہو چکا تھا، اراکین موسم کے اعتدال پر آجانے کے بعد تین دن کے لیے اس مہم کو سر کرنے کی غرض سے ملتان تشریف لانے پر آمادہ ہوئے لہٰذا ۳۰ ربیع الثانی و یکم و دوم جمادی الاولی ۸۳ھ مطابق ۱۹ ستمبر لغایت ۲۱ ستمبر ۱۹۶۳ء سہ روزہ اجلاس نصاب کمیٹی قرار پایا۔ اراکین کو وفاق کی چہار سالہ مساعی بسلسلہ تدوین نصاب نیز مطبوعہ نصاب کی کاپیاں اور مفصل ایجنڈے سے تین ہفتے قبل اس مسئلہ کے "پس منظر" کے طور پر آگاہ کر دیا گیا تھا تاکہ وہ اُس مہم پر پوری طرح غور کر کے اور تیار ہو کر آئیں جس کو سر کرنے کے لیے وہ ملتان تشریف لا رہے ہیں۔

چنانچہ نصاب کمیٹی کا یہ سہ روزہ اجلاس مقررہ تاریخوں میں منعقد ہوا۔ حضرت مولانا ابو سعید غلام مصطفیٰ صاحب کے علاوہ بقیہ تمام مذکورہ بالا اراکین نصاب کمیٹی نے شرکت فرمائی اور جملہ موانعات اور اعتراضات کو سامنے رکھ کر سہ شبانہ روز کے غور و فکر اور بحث و تمحیص کے بعد از سرِ نو علوم و کتب نصاب درسِ نظامی کا جائزہ لے کر طے شدہ "اصول و مبادئ تدوین نصاب" کے تحت ایک جامع و مکمل اور قابل عمل نصاب تعلیم مرتب فرمایا اور نقشہ تقسیم علوم و کتب، سال وار مع تعیین مدتِ تعلیم و ہدایات سال وار برائے مدرسین ترتیب دیا اور اراکین شوریٰ وفاق نے اجلاس منعقدہ ۴ و ۵ جمادی الاولیٰ ۸۳ھ میں کافی بحث و تمحیص اور افہام و تفہیم کے بعد اس کو پاس کر کے وفاق کی جانب سے شائع کرنے کی اجازت دیدی۔ ☆☆

© rasailojaraid.com